خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
31۔ اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 245 منگل 6 جمادی الثانی۔1416ھ' 31 اخاء 1374ہش' 31۔اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے

دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بد خلقی کیا ہزاروں بد خلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ اور اسے کامل (صاحب ایمان) بنا دیتا ہے۔ لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 203)

صفاتِ الٰہیہ پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتدا اللہ پر یقین کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کو جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور مسمّٰی اور تمام بدیوں اور نقائص سے منزہ یقین کرنا اور اس کے سوا کسی شے سے کوئی امید و بیم نہ رکھنا۔ اور کسی کو اس کا ندّ اور شریک نہ ماننا۔ یہ ایمان باللہ ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے موصوف یقین کرتا ہے تو ایسے خدا سے وہی قرب اور تعلق پیدا کر سکتا ہے جو خوبیوں سے موصوف اور بدیوں سے پاک ہوگا۔ پس جس جس قدر انسان فضائل کو حاصل کرتا۔ اور رزائل کو ترک کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے قرب کے مدارج اور مراتب کو بڑھاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آتا جاتا ہے۔ کیونکہ پاک کو گندے کے ساتھ قرب کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور جوں جوں رزائل کی طرف جھکتا۔ اور فضائل سے ہٹتا ہے۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو کر اس کے فیضان ولایت سے دور اور مہجور ہوتا جاتا ہے۔

یہ ایک قابل غور اصل ہے۔ اور اس کو کبھی بھی ہاتھ سے دینا نہیں چاہئے۔ صفات الٰہی پر غور کرو۔ اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب ہوتی جائے گی۔ اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرے گی۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہیں جو خود ناپاک اور گندی زیست رکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ کیوں ہم کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ ایسے لوگوں کو قرب الٰہی کیونکر حاصل ہو جو اپنے اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا نہیں کرتے۔ قدوس خدا ایک ناپاک انسان سے کیسے تعلق پیدا کرے۔؟

(۔) ایمان باللہ کے بعد دوسری جزو ایمان کی ایمان بالملائکہ ہے۔ ایمان بالملائکہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھ دی ہے۔ کہ انسان کے دل پر ہر وقت ملک اور شیطان نظر رکھتے ہیں۔ اور یہ امر ایسا واضح اور صاف ہے کہ اگر غور کرنے والی فطرت اور طبیعت رکھنے والا انسان ہو تو بہت جلد اس کو سمجھ لیتا ہے۔ بلکہ موٹی عقل کے آدمی بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کہ بعض وقت یکایک بیٹھے بٹھائے انسان کے دل میں نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایسے وقت بھی تحریک ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ کسی بڑی بدی اور بدکاری میں مصروف ہو۔ میں نے ان امور پر مدتوں غور کی اور سوچا ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنے دل کی مختلف کیفیتوں اور حالتوں سے آگاہ ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ کبھی اندر

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سعدیہ منصور صاحبہ زوجہ چوہدری منصور احمد صاحب آف کھاریاں شہر ضلع گجرات حال لندن جگر کی مختصر علالت کے بعد مورخہ 27۔ ستمبر 1995ء لندن کے ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ ان کی عمر 31 برس تھی۔ جنازہ حضرت صاحب نے مورخہ 29۔ ستمبر 1995ء بعد عصر بیت الفضل لندن کے احاطہ میں پڑھایا۔ بعد ازاں میت ربوہ لائی گئی اور یکم اکتوبر کو بعد عشاء بیت المبارک میں جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرم لقمان محمد خان صاحب ایم اے واقف زندگی کو جو آج کل یوگنڈا میں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب قمر سابق مربّی غانا اور نجی کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام سعد محمد لقمان تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

داخلہ ایم فل و پی ایچ ڈی

○ پنجاب یونیورسٹی میں قائم نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس (Excellence) مالیکیولر بیالوجی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

شرائط داخلہ۔

1۔ کیمسٹری' بائیو کیمسٹری' زوآلوجی' باٹنی' بیالوجی' جینیٹکس (Genetics)' مائیکروبیالوجی' پلانٹ بریڈنگ میں ایم ایس سی کرنے والے طلبہ داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

2۔ تعلیمی کیرئر میں کم از کم دو فرسٹ ڈویژن ہو۔ اور کسی میں بھی تھرڈ ڈویژن نہ ہو۔

3۔ مالیکیولر بیالوئی میں تدریس اور تحقیق کی طرف میلان ہو۔

4۔ 31۔ دسمبر 95ء تک زیادہ سے زیادہ عمر 30 سال ہو۔

5۔ داخلہ سے قبل ایک تحریری امتحان اور اس کے بعد انٹرویو ہوگا۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ نومبر 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 24۔ اکتوبر 95ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31 اخاء 1374 ہش 31 - اکتوبر 1995ء

تقویٰ کیا چیز ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے۔ اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارے تک نہ پہنچے۔ پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر۔ سجدہ میں۔ رکوع میں۔ قیام میں اور (-) میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔"

تقویٰ کی اہمیت کے پیش نظر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کے معنی بھی جانتے ہوں اور اس پر عمل کرنے کے طریق سے بھی واقف ہوں۔ معنی جان لینا تو کچھ مشکل نہیں اس کے لئے کئی مثالیں بھی دی جاتی ہیں۔ اور ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے انسان بآسانی سمجھ جاتا ہے کہ تقویٰ کیا ہے۔ لیکن جہاں تک تقویٰ کے حصول کا تعلق ہے اس کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان کا علم بھی ہونا چاہئے اور ان پر عمل بھی کیا جانا چاہئے۔ پہلی بات جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس ارشاد میں بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان پلیدگی کی باریک در باریک راہوں سے بچے۔ موٹی موٹی باتوں سے تو اکثر لوگ بچنے کی کوشش کرتے ہی ہیں۔ مشکل اس وقت پیش آتی ہے جب پلیدگی کی باریک در باریک راہیں سامنے ہوں۔ اس وقت انسان اس مخمصے میں پھنس جاتا ہے کہ اسے چھوڑیں یا نہ چھوڑیں۔ وہ سمجھتا ہے بات تو چھوٹی سی ہے اس سے کیا فرق پڑے گا۔ اس وقت وہ یہ بات بھول جاتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی مل کر بڑی باتیں بنتی ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ قطرہ قطرہ دریا بنا دیتا ہے۔ اگر ہم چھوٹی باتوں سے نہیں بچیں گے۔ تو یقیناً وہی چھوٹی باتیں بڑی بن کر ہمارے سامنے آ جائیں گی۔ اور پھر چونکہ ہم انہیں پھر بھی چھوٹی ہی سمجھیں گے ان سے بچنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم باریک سے باریک پلیدگی سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ کوشش کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے اور اگر ہم کوشش نہ کریں تو یقیناً چھوٹی چھوٹی باتیں ہم سے سرزد ہوتی رہیں گی اور وہ انجام کار ہمارے کردار پر بھی اثر انداز ہوں گی۔ جہاں تک تقویٰ کے حصول کا سوال ہے اس کے لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ کامل تدبیر اس بات کی کرنی چاہئے کہ انسان گناہ کے کنارے تک بھی نہ پہنچے۔ یہ نہیں کہ گناہ میں ملوث نہ ہو۔ ملوث ہونے کو تو دور کی بات سمجھے اس کے کنارے تک بھی نہ پہنچے۔ جونہی کسی ایسی بات کا خیال آئے۔ جسے گناہ کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہو اسے چاہئے کہ وہ رک جائے۔ پیچھے ہٹ جائے اور اس کے کنارے تک بھی نہ پہنچے لیکن صرف کامل تدبیر ہی کافی نہیں۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اس کامل تدبیر کے ساتھ ساتھ انسان کو دعا کرنی چاہئے اور دعا بھی ایسی کہ اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ انسان کے دل سے ایسے دعا نکلے اور اس کے سارے جسم پر اس کا اثر نظر آئے۔ پتہ چلے کہ وہ واقعی اس بات کو محسوس کر رہا ہے کہ فلاں چیز سے مجھے بچنا ہے اور یہ دعا اس چیز سے بچنے ہی کے لئے کی جا رہی ہے۔ صرف الفاظ نہیں بلکہ اس کی اپنی ہستی پر اپنے وجود پر اس کا ایسا اثر ہو کہ وہ محسوس کرنے لگے کہ گویا دل سے نکلی ہوئی دعا سارے جسم سے نکل رہی ہے۔ ایسا کرنا ہی دعا کے حق کو پورا کرنے کے مترادف ہے اور پھر یہ بھی نہیں کہ کبھی کبھار دعا کر لی جائے۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق تقویٰ کے حصول کے لئے یہ بات لازم ہے کہ ہر حالت میں اور ہر وقت انسان اسی فکر میں لگا رہے یہی دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے اگر وہ ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مدد کرے گا۔ اس کی کامل تدبیر کو کامیاب بنائے گا اور اس کے لئے حصول تقویٰ کی راہ کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔

اپنی اوقات کو پہچان کے جینا سیکھو
زہر پینا ہی پڑے تو اسے پینا سیکھو
دامنِ دل نہ رفو ہو تو کوئی بات نہیں
رُوح پر زخم لگیں تو انہیں سینا سیکھو

ابو الاقبال

○

یہ پُورا چاند ترساتا بہت ہے
کہ پھر وہ شخص یاد آتا بہت ہے

نہ دستک دو کہ دروازہ کھلا ہے
چلے آؤ جی گھبراتا بہت ہے

کسی سے باتوں باتوں میں مرا ذکر
کھلونے دے کے بہلاتا بہت ہے

جدا اندر سے ہے باہر کا موسم
کہ آنکھ آئینہ دُھندلاتا بہت ہے

ذرا سا گر سلیقہ ہو طلب کا
وہ ابر فیض برساتا بہت ہے

تصوّر بھی ہے ان کا اِک مسیحا
جو گھائل دل کو سہلاتا بہت ہے

کہاں، کب، کسقدر، کس کس کو چاہا
یہ دل اب خود سے شرماتا بہت ہے

مَیں تنہائی میں خود سے خوف کھاؤں
کہ ظالم نفس بہکاتا بہت ہے

دکھاوے کو جو کی تھی توبہ واعظ
کئے پہ اپنے پچھتاتا بہت ہے

جو مانگے اور بن مانگے بہت دے
ہمیں وہ ایک اَن داتا بہت ہے

امتہ الباری ناصر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الرفیق ظفر

حضرت ابراہیم علیہ السلام

"ربّی الانبیاء" میں امتہ الرفیق ظفر حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مزید کہتی ہیں:-

سوال۔ حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کے متعلق اپنے دل میں ان کے لئے کیا سوچا۔

جواب۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب یہ دیکھا کہ قوم بت پرستی میں بری طرح مبتلا ہو چکی ہے۔ اور حق کی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو آپ نے کہا۔ خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے خلاف ایک پکی تدبیر کروں گا۔

سوال۔ حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کے خلاف اپنی اس تدبیر کو عملی جامہ کس طرح پہنایا۔

جواب۔ حسن اتفاق سے ایک مذہبی تہوار کے سلسلے میں قوم کے سب افراد کو جانا پڑا۔ اور جب انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے ساتھ چلنے کے لئے اصرار کیا تو آپ نے اپنی قوم کے دستور کے مطابق ستاروں کی چال سے اندازہ لگایا اور اپنی قوم کو شرمندہ کرنے کے لئے کہا کہ تمہاری جوتش کے اصول سے تو میں بیمار ہونے والا ہوں۔ (لیکن خدا تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا) پس اس نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں قوم ابراہیمؑ کیونکہ ستاروں کی تاثیروں پر اعتقاد رکھتی تھی اس نے اپنے عقیدہ کے لحاظ سے یہ سمجھا کہ واقعی ابراہیمؑ کسی نحس ستارہ کے بداثر میں مبتلا ہیں۔ یہ سوچ کر وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کو چھوڑ کر میلے میں چلے گئے۔

اب جبکہ ساری قوم تہوار منانے میں مشغول تھی حضرت ابراہیمؑ چپکے سے بت خانے کی طرف آئے۔ وہاں کھانے رکھے تھے۔ آپ نے طنزاً بتوں سے کہا کیا تم کچھ کھاتے نہیں۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم کچھ بولتے بھی نہیں۔ پھر چپکے سے ایک کاری سی ضرب ان پر لگادی۔

پھر انہیں ٹکڑے ٹکرے کر دیا۔ سوائے ان میں سے بڑے کے تاکہ وہ ایک دفعہ پھر اس کے پاس آئیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بڑے بت کو چھوڑ کر باقی بتوں کو ریزہ ریزہ کر کے عملی صورت میں ان بتوں کی برائی قوم پر ظاہر کر دی۔

سوال۔ قوم ابراہیمؑ کا بتوں کو ریزہ ریزہ دیکھ کر کیا حال ہوا۔

جواب۔ قوم ابراہیمؑ نے جب مندر میں اپنے جھوٹے خداؤں کو ریزہ ریزہ دیکھا۔ تو سخت برہم ہوئی اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا ہوا۔ اور یہ کام کس نے کیا ہے۔ جس نے بھی کیا ہے وہ بڑا ظالم ہے۔ انہیں یہ معلوم تھا کہ ابراہیمؑ ان کے بتوں کی برائیاں بیان کرتا رہتا ہے اور ان کے بتوں کا دشمن ہے۔ یہ اسی کا کام ہے۔

قوم کے سرداروں نے جب یہ سنا تو غصہ سے بھرے لہجے میں کہا کہ ابراہیمؑ کو سب لوگوں کے سامنے پکڑ کر لاؤ۔ تاکہ وہ سب دیکھ لیں کہ مجرم کون شخص ہے۔ اور جب حضرت ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے پوچھا کہ اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔

سوال۔ حضرت ابراہیمؑ نے قوم کے سامنے کیا جواب دیا۔

جواب۔ حضرت ابراہیمؑ کی عادت تھی کہ آپ عام طور پر تعریضاً کلام کیا کرتے تھے آپ نے ان سے یہ کہا کہ یہ کام کسی نے کیا تو ضرور ہوگا۔ بغیر کسی کے کرنے کے اپنے آپ تو نہیں ہو سکتا۔ اب یہ بت ان میں سے سب سے بڑا ہے اگر یہ بت بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھو۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ دوسرے آپ کی یہ مراد تھی کہ کیا یہ سوال بھی پوچھنے والا تھا۔ میں نہ کرتا تو کیا اس بت نے کرنا تھا۔ ترجمہ۔ کہا بلکہ کسی کرنے والے نے یہ کام ضرور کیا ہے یہ ان کا بڑا ہے۔ پس تم ان سے پوچھ لو (اگر وہ بول سکتے ہیں۔)

سوال۔ قوم ابراہیم نے حضرت ابراہیمؑ کا یہ جواب سن کر کیا کہا۔

جواب۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس یقینی دلیل کا سرداروں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کا عقیدہ باطل اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ مخالفوں نے شرمندگی سے اپنے سر نیچے ڈال دئے اور حیرت میں ڈوب گئے۔ اور اپنے دلوں میں شرمندہ ہو گئے۔ کہنے لگے کہ ابراہیمؑ ظالم نہیں تھا۔ بلکہ ہم خود ظالم تھے۔ پھر بولے کہ ابراہیمؑ تم جانتے ہو کہ یہ بت تو بولتے نہیں اس طرح حضرت ابراہیمؑ کی حجت کامیاب ہو گئی۔ اور دشمنوں نے خود ہی اعتراف کر لیا کہ ابراہیمؑ ظالم نہیں ہے۔

سوال۔ حضرت ابراہیمؑ نے انہیں کیا جواب دیا۔

جواب۔ حضرت ابراہیمؑ نے انہیں ملامت کی اور نہایت جامع الفاظ میں حضرت ابراہیمؑ نے انہیں نصیحت کی کہ جب یہ تمہارے دیوتا نہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پھر یہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

سوال۔ حضرت ابراہیم نے جب بت خانے کے بت توڑے وہ کس کی ملکیت تھے۔

جواب۔ حضرت ابراہیمؑ نے جس بت خانہ کے بت توڑے وہ ان کے اپنے خاندان کا بت خانہ تھا۔ اور انہیں ورثہ میں ملا تھا۔ اور چونکہ حضرت ابراہیمؑ بچپن ہی سے شرک سے متنفر تھے۔ اس لئے انہوں نے اس بت خانے کو جوان کی آمدنی کا ذریعہ تھا اسے توڑ دیا۔ اور بت خانہ توڑے جانے کی وجہ سے ملک میں شور پڑ گیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی عداوت اور دشمنی کا نعرہ بلند کر دیا گیا۔

سوال۔ ملک کے دستور کے مطابق بتوں کی ہتک کرنے کی سزا کیا تھی۔

جواب۔ یہ ایک پرانی رسم تھی کہ جو بتوں کی ہتک کرتا تھا اسے جلا دیا جاتا تھا۔ اور ملک کے دستور کے مطابق اور بادشاہ کے قانون کے مطابق بتوں کی ہتک کرنے کی سزا جلا دینا تھا۔ کیونکہ بتوں کی ہتک کرنا ارتداد سمجھا جاتا تھا۔ اور ارتداد کی سزا یا تو جلانا تھی یا سنگسار کرنا تھی۔ تب مذہبی پیشواؤں نے یہی فیصلہ کیا کہ ابراہیمؑ کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

ربّی الانبیاء کے معنے نبیوں کی خوشبو۔

دعائے مستجاب

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھ کر اخلاص سے دعا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:-

"یہ ایسا وقت ہے کہ اپنے جذبات کو دبانا چاہئے اور تمام طاقت ملک کی حفاظت کی تدابیر پر صرف کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں کہ زمین و آسمان ہل جائے۔ اگر دوسرے لوگ اپنے فرض سے غافل ہیں تو کم سے کم ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگی رہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یتیم کے دل سے نکلی ہوئی دعا عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہے۔ اور ہم سے زیادہ یتیم آج کون ہے۔ جن کے پیچھے ساری دنیا پڑی ہوئی ہے۔ ہم بھی اگر دعا کریں تو عرش الٰہی ضرور ہلے گا۔ مگر شرط یہی ہے کہ دعا دل سے نکلی ہوئی ہو اور ہم دعا کرنا جانتے ہوں۔ اناڑی کی طرح نہ ہوں۔ کیونکہ اناڑی جب ہتھیار لے کر کھڑا ہو تو دوسروں کو مارنے کی بجائے اپنے آپ کو زخمی کر لیتا ہے۔ پس دعا بھی ایک فن ہے اور اس کے مطابق دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات ہیں اور انسان کی ضرورت جس صفت کے متعلق ہو اسی کا نام لے کر دعا کرنی چاہئے۔ جو شخص اس طرح دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سنتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو صحیح طور پر سمجھیں اور پھر دعائیں کریں اور اخلاص سے دعائیں کریں۔

(الفضل یکم جون 1941ء)

اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہ دعا پگھل جانے اور تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے آپ فرماتے ہیں:-

دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف منہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص محض رسمی طور پر منہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی اس کا دل اور دماغ اور جسم کا ہر ذرہ دعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں ہوتا وہ دعا سے صرف تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے پس ایسی دعا مت کرو کہ تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو۔ اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنائتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔

(...... کبیر ص 189)

دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان مجسم سوال بن جائے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں روحانی جماعتوں کی ترقی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل دعاؤں سے نازل ہوتے ہیں۔ پس با جماعت عبادت ادا کرنے کی عادت ڈالو۔ دعائیں مانگو اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت پیدا کرو تا تمہارے قلب پر اللہ تعالیٰ کا عشق ایسا غالب آجائے کہ تم مجسم دعا بن جاؤ۔ تم (عبادت) کر رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ کام کر رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ سفر کر رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ سفر سے واپس آ رہے ہو تو دعا مانگ رہے ہو۔ غرض اس قدر دعائیں کرو کہ خدا اپنے فرشتوں سے کہے کہ یہ میرا بندہ تو مجسم سوال بن گیا ہے۔ اب ہمیں شرم آتی ہے کہ اس کے سوال کو رد کریں۔ اور وہ سوال جو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتا۔ مجسم سوال بن جانے والے ہی کا سوال ہوتا ہے۔ اس کا اپنا وجود مٹ جاتا ہے۔ اور وہ سوال ہی سوال بن جاتا ہے۔

پس دعائیں کرو اور اپنے اندر نیک تبدیلی کرو تا خدا ان بلاؤں اور ابتلاؤں سے جو درمیانی عرصے میں آنے ضروری ہیں ہماری جماعت کو محفوظ رکھے اور اپنے فضل اور رحم سے ایمان اور یقین کے دروازے ہم پر کھول دے۔

(الفضل 8۔ فروری 1941ء)

کلام الٰہی حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین

میرے سپرد 1949ء تا 1959ء حضرت سیٹھ صاحب کے حسابات کا کام رہا۔ مجھے آپ کی سیرت کا گہرا مطالعہ قریب سے کرنے کا موقعہ ملا۔ حضرت سیٹھ صاحب ہر جمعہ کو بعد عصر قبرستان جاتے اور پہلے اپنے والد ماجد کی قبر پر اور پھر اس حصے میں دعا فرماتے جس میں میری والدہ صاحبہ اور آپ کے فرزند سیٹھ علی محمد صاحب کی خوش دامن صاحبہ کی قبریں ہیں۔ آپ نے مفصلات کے یتیم خانوں کے لئے ماہوار رقوم مقرر کر چھوڑی تھیں۔ جو آپ باقاعدگی سے ان کو بھجواتے تھے۔ بعض لوگ اچھے لباسوں میں ملبوس آپ کے پاس آتے جس سے نظر آتا کہ اچھے طبقے کے افراد ہیں۔ آپ ان کو دعوت الی اللہ کرتے اور وہ سنتے رہتے پھر وہ مالی امداد کے لئے چپکے سے اپنی درخواست پیش کر دیتے۔ آپ فوراً ان کی حاجت روائی کر دیتے۔ جس سے آپ کو یہ مقصود ہوتا کہ ایسے لوگ اس رنگ میں ہی صداقت کو شناخت کر لیں۔ چنانچہ ایک شخص عبدالرحمان یوسفی نے آپ کے ذریعے احمدیت قبول کر لی۔ لیکن ہڈی کے کاروبار میں اس نے آپ کو بیس ہزار روپیہ کا دھوکا دیا۔ اور اپنا الگ کاروبار ہڈی کا شروع کر لیا۔ جماعت احمدیہ سے انقطاع کے بعد بھی وہ ایک دو دفعہ آپ کے پاس آیا اور کئی ہزار روپیہ آپ سے لینا چاہے۔ جو آپ نے اس کی اصلاح کی خاطر دے دئے۔ لیکن اس کی اصلاح نہ ہوئی۔

آپ بااصول بزرگ تھے جب میں خدام الاحمدیہ کا قائد تھا تو میں نے اعلان کیا کہ جمعہ کے بعد خدام حضرت سیٹھ صاحب سے ملاقات کر کے جایا کریں۔ اس سے مقصود یہ تھا کہ دیگر ایام میں خدام کو آپ سے ملاقات کا موقعہ میسر نہیں آتا اس وقت ملاقات میں جسے آپ چاہیں گے نصیحت بھی کریں گے۔ ایک جمعہ کے بعد میں نے آپ سے ملاقات نہ کی۔ یہ خیال کر کے کہ میں تو آپ کا عزیز ہوں۔ اور سارا دن آپ ہی کے پاس ہوتا ہوں۔ لیکن اس وقت عدم ملاقات کو آپ نے محسوس کر کے مجھ سے دریافت کیا کہ میں نے ملاقات کیوں نہیں کی۔ جبکہ میں اس امر کی تلقین دوسروں کو کرتا ہوں۔

جنگ عظیم دوئم میں سرکاری طور پر یہ پابندی عائد تھی کہ کسی دعوت میں پچاس سے زیادہ افراد مدعو نہ کئے جائیں۔ عبداللہ یوسفی نے اپنے ولیمہ میں آپ کو بھی مدعو کیا۔ آپ نے ان کے ہاں پہنچتے ہی پوچھا کہ کتنے افراد مدعو ہیں اور یہ سن کر کہ ڈیڑھ صد افراد بلائے گئے ہیں۔ آپ یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر واپس تشریف لے گئے کہ میں امیر جماعت ہوں۔ مجھ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں اس خلاف قانون دعوت میں شریک نہیں ہو سکتا۔

آپ اپنی ذات پر بہت ہی کم خرچ کرتے تھے۔ آپ نے اپنے حساب میں حجام کی بال تراشی کی اجرت ایک روپیہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ رقم زیادہ ہے۔ میں اتنی زیادہ رقم اپنی ذات پر خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ آپ ہمیشہ معمولی پن ایک روپیہ کی قیمت کا خرید کرتے۔ جس سے آپ کی قمیص اور ہاتھ بھی خراب ہوتے رہتے۔ گھر کے اخراجات کے لئے آپ نے ایک مخصوص رقم ماہوار مقرر کر رکھی تھی۔ اگر گھر میں مہمانوں کی آمد ہو یا دیگر کسی وجہ سے زیادہ اخراجات ہوتے تو زائد خرچ دینے پر بہت مشکل سے آمادہ ہوتے تھے۔ اور اس طرح کفائت کر کے دینی خیراتی کاموں میں آپ روپیہ صرف کرتے تھے۔

آپ کا رویہ تاجروں کے ساتھ نہایت نرمی کا تھا۔ یہ لوگ ہمیشہ ناجائز طور پر یہ تحریر کر کے معقول رقوم کی واپسی کا مطالبہ کرتے تھے کہ ہڈی کی ویگن سے اتنا چورا نکلا۔ اور آپ تحقیق کئے بغیر مطالبہ کردہ رقم ادا کر دیتے تھے۔ تاجروں کا خیال تھا کہ آپ سے جو بھی رقم ہم حاصل کرنا چاہیں وہ اسی سہولت سے مل جائے گی۔ گویا بینک میں محفوظ ہے۔

آپ کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ غربا میں اتوار کے روز صدقہ اور خیرات تقسیم کرتے تھے۔ میں آپ کی ہدایت کے مطابق ہفتہ کی شام کو آپ کو تیس روپیہ کی ریزگاری لا کر دیتا تھا۔ اتوار کی صبح کو ڈیڑھ دو صد فقراء آپ کی قیام گاہ کے پاس جمع ہو جاتے تھے۔ آپ اندھے اور اپاہج افراد کو زیادہ اور صحت مند افراد اور بچوں کو کم دیتے تھے۔ اور ساری رقم تقسیم فرما دیتے۔ تادم واپسیں یہ طریق جاری رہا۔ البتہ مرض الموت میں آپ سیٹھ یوسف الہ دین صاحب کے ذریعے یہ خیرات تقسیم کروا دیتے تھے۔ اتوار کے علاوہ بھی بعض افراد آپ سے خیرات حاصل کر لیتے تھے۔ میرے مشاہدے میں امر بھی آیا کہ جب آپ کے پاس ایک پیسہ تک بھی نہ ہوتا تب بھی آپ اتوار کے اس کار خیر میں ناغہ نہ ہونے دیتے اور اپنے خاندان کے افراد سے رقم جمع کرتے یا اپنی رفیقہ حیات سے رقم لے لیتے تھے۔ آپ جب بھی کسی کی عیادت کے لئے جاتے تو اس کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ آپ مراکز سلسلہ میں جمع شدہ اپنی کتب کی فروخت کی رقم سے بھی محتاج افراد کی امداد کرتے تھے۔

آخری عمر میں کاروبار ہڈی فروخت کرنے پر آپ کی آمدنی بہت قلیل ہو چکی تھی۔ پھر بھی آپ مرکز میں چندہ بھجواتے تھے۔ کاروبار فروخت کرنے سے پہلے اپنی ایسی مالی حالت میں آپ ضرورت پڑنے پر ایک احمدی بزرگ حضرت غلام قادر صاحب شرق سے آٹھ دس دن کے وعدے پر ہزار دو ہزار روپیہ قرض منگوا لیتے تھے۔ اور سود پر روپیہ حاصل کرنے سے ہمیشہ احتراز کرتے۔ شرق صاحب کو رقم واپس کرتے وقت پچیس پچاس روپے زائد رقم بھی بھجواتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد کی بات ہے کہ آپ کے کاروبار ہڈی پر تین لاکھ روپے کا ٹیکس عائد ہوا تھا۔ ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ آپ نے پہلے ادا کیا۔ اور بقیہ رقم قسطوں سے ادا کی۔ جب ٹیکس کا معاملہ سرکاری طور پر زیر کارروائی تھا اور یہ یقین ہو چکا تھا کہ بھاری ٹیکس لگے گا تو آپ کے بعض ہمدردوں نے مشورہ دیا کہ آپ اپنا دیوالہ نکال دیں۔ اس طرح آپ کو بہت کم رقم ادا کرنی پڑے گی۔ آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ سرمایہ موجود ہے۔ اور میرا مکان بھی۔ ایسی صورت میں دیوالیہ کیوں کر ہو جاؤں۔ یہ خالص دھوکا ہو گا۔ پھر یہ مشورہ دیا گیا کہ دیگر تاجروں کی طرز پر حساب تیار کروا کے آپ پیش کریں۔ تو انکم ٹیکس کی مقدار میں بہت کمی آ سکتی ہے۔ آپ نے یہ کہہ کر پائے حقارت سے اس تجویز کو ٹھکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو جھوٹ ہے۔ لوگ کہیں گے کہ یہ دنیا بھر میں دعوت الی اللہ کا ڈھنڈورا پیٹتا اور جھوٹ سے لوگوں کو منع کرتا تھا لیکن روپیہ بچانے کی خاطر خود اس نے جھوٹ کی غلاظت پر منہ مارا۔ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس میں دین حق کی بدنامی ہے میں اصل حساب کے مطابق ہی انکم ٹیکس ادا کروں گا۔ اس طرح یہ بھاری ٹیکس ادا کرنے سے آپ کا کاروبار ختم ہو گیا۔ جسے آپ نے رضائے الٰہی کی خاطر بانشراح قبول فرمایا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ پر جو انکم ٹیکس کا بوجھ پڑنے والا ہے کیا آپ کو اس کی فکر ہے۔ فرمایا مجھے اس کی فکر نہیں۔

ملک محمد عبداللہ

البیت فیصل آباد کی افتتاحی تقریب

1934ء میں فیصل آباد البیت الاحمدیہ کی افتتاحی تقریب تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس بابرکت تقریب کے موقعہ پر تشریف لا رہے تھے۔ قادیان سے معلمین کلاس کے طلباء اس موقعہ پر ایک ہفتہ قبل فیصل آباد بھجوا دیئے گئے تھے تاکہ اردگرد کی احمدی جماعتوں کو اس تقریب میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی تحریک کی جائے۔ خاکسار بھی ان طلباء میں شامل تھا۔ دن بھر اردگرد کی جماعتوں میں دورہ کر کے ہم سب مغرب کے وقت البیت میں جمع ہو جاتے اور رات گئے تک دینی اور روحانی مجلس قائم ہوتی جماعت کے دیگر احباب بھی اس میں شامل ہوتے چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تشریف آوری کا پروگرام تھا اسلئے احباب جماعت میں بڑا جوش و خروش تھا اور تمام احباب انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

تاریخ مقررہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے قادیان سے تشریف لا کر بڑی رقت آمیز اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ البیت کا افتتاح فرمایا۔ جس دن حضرت امام جماعت احمدیہ کا علی الصبح واپسی کا پروگرام تھا۔ رات عشاء کے وقت محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب (وفات یافتہ) میرے پاس تشریف لائے آپ ان دنوں جڑانوالہ میں شفاخانہ حیوانات کے انچارج ڈاکٹر تھے اور چند دنوں سے ہسپتال کے بعد روزانہ البیت کی افتتاحی تقریب کی وجہ سے فیصل آباد جاتے تھے۔ جڑانوالہ کا فیصل آباد سے قریباً بیس میل کا فاصلہ ہے۔ آپ نے کہا کہ حضرت صاحب کل فجر کی عبادت کے بعد قادیان واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضرت صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کرنی ہے کہ راستہ میں جڑانوالہ پندرہ منٹ قیام فرما کر چائے کی دعوت قبول فرمائیں۔ یہ درخواست کرنے کے لئے آپ بھی میرے ہمراہ چلیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر میں ان کے ہمراہ گیا اور حضرت صاحب کی خدمت میں جڑانوالہ میں قیام کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیر ہو جائے گی اور میرا تجربہ ہے کہ یہ پندرہ منٹ کئی گنا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یقین دلایا کہ وقت کی پابندی کریں گے۔ بہرحال حضرت صاحب نے اس کی منظوری عطا فرما دی۔ جس پر ڈاکٹر صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب نے میرے متعلق بھی یہ عرض کی کہ ملک عبداللہ صاحب کو بھی میرے ساتھ جڑانوالہ جانے کی اجازت عطا فرمائیں حضرت صاحب نے اسے بھی منظور فرما لیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت ایک گاڑی کا انتظام کیا اور ہم جڑانوالہ پہنچ گئے۔

ڈاکٹر صاحب شفاخانہ حیوانات کے انچارج تھے۔ ویسے بھی آپ بہت زندہ دل اور ہنس مکھ انسان تھے۔ لوگوں کے ساتھ بڑے اچھے اور وسیع تعلقات تھے جڑانوالہ آتے ہی کئی تانگے والوں اور دوسرے کام کرنے والوں کو بلا لیا اور تیزی سے انتظامات شروع کر دیئے۔ دو تین گھنٹوں میں قریباً یکصد آدمیوں کو چائے پلانے کا انتظام مکمل ہو گیا۔ شفاخانہ کے وسیع صحن میں خوبصورت شامیانہ اور قناتیں لگ گئیں۔ اس انتظام کے

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری-ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نصیرالدین احمد

ایک تعلیمی سفر

دی ٹروتھ 25- جنوری 1957ء میں شیخ نصیرالدین احمد نے اڈاڈو کے ایک تعلیمی سفر کے متعلق لکھا کہ قریباً ساڑھے سات بجے ہمارا گروپ اڈاڈو کے فضل عمر احمدیہ سکول کے سٹاف اور طلباء سے ملنے کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس لیگوس سے روانہ ہوا۔ ہمارے گروپ میں مسٹر ایچ۔ او۔ سینا اولو۔ معلم ایچ۔ زیڈ۔ اکونو مسٹر ڈنمالا اور اس مضمون کے مصنف یعنی شیخ نصیرالدین احمد شامل تھے۔ نو بجے کے قریب ہماری لاری آڈو لاری پارک سے چلی۔ اکو روڈ میں تھوڑا سا دم لیا اور پھر ہماری لاری ایلے کی طرف روانہ ہو گئی۔ اجیبو اوڈے میں ہم ایلے مشن کے سیکرٹری سلیمان آلنسن سے ملے جہاں ایک چھوٹا سا ریڈیو سٹ جو دیوار میں نصب تھا یہ اعلان کر رہا تھا کہ ایک بجے گیا ہے۔ ہم نے مسٹر سلیمان النسن سے سلام و دعا کی۔ کچھ دیر وہاں آرام کیا تو ہم نے دیکھا کہ مسٹر ٹی۔ اے۔ اباٹی وانڈا چار نئے سائیکل دوکان کے آگے لے کر کھڑے تھے اور اس کے بعد ہم ان لوہے کے گھوڑوں پر سوار تھے۔ مسٹر سینا لو ایک دکان پر کھڑے بڑی بے دردی کے ساتھ اپنے تھیلے میں چاول روٹی دودھ کے ڈبے اور مارجرین ڈال رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بیچ کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ ہمیں مسٹر ڈنمالا کے پیچھے چلنا چاہئے اور وہاں پہنچ کر ان کا انتظار کرنا چاہئے۔ جب ہم لیگون سے آگے پہنچے تو ہم نے تقریباً نصف رستہ طے کر لیا تھا۔ لیگوس سے ایلے آنے والی لانچ ہمارے قریب سے گذری۔ اس وقت ہم ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار تھے اور لانچ نے پانی میں اضطراب پیدا کر دیا تو ایسے معلوم ہوا کہ لہریں ہمارے اوپر سے گذر جائیں گی۔ لیکن ایسا بہت تھوڑے عرصے کے لئے ہوا۔ کیونکہ تھوڑی ہی دیر بعد ہم لیگون کی دوسری طرف تھے اور ملاح ہماری بائیسکلیں کشتی سے اتار رہا تھا۔ اس کے معاًبعد ہم سائیکلوں پر سوار ہو کر جھاڑیوں میں سے گذرتے ہوئے اپنے راستے پر ہو لئے۔ راستے میں کئی گاؤں آئے اور جھاڑیوں کے جھنڈ بھی کئی دفعہ دیکھے گئے۔ ہمیں یہ آٹھ میل کا راستہ اسی طرح طے کرنا پڑا۔ اس دوران کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جسے خاص طور پر بیان کر کے لطف اٹھایا جا سکے۔ البتہ ایک جگہ پر ہمیں مسٹر ایچ۔ زیڈ۔ اکونو کے انتظار میں کچھ دیر ٹھہرنا پڑا۔ وہ ہم سے خاصے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب وہ ہمارے ساتھ آملے تو ہم نے یہ بات زیادہ بہتر سمجھی کہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے انہیں سب سے آگے چلنے دیا جائے لیکن ایک موقعہ پر ہم نے دیکھا کہ ان کا سائیکل ریت میں اچھی طرح چل نہیں رہا تھا اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ بلکہ ہمارے سوال کرنے پر انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ تھکے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنا سفر جاری رکھیں گے۔ کیونکہ میں ان کے پیچھے تھا۔ ایک موقعہ پر مجھے سائیکل سے اترنا پڑا کیونکہ ایسا نظر آرہا تھا کہ ریت ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کھل کر کہہ دیا کہ بہت زیادہ تھک گیا ہوں اور اب میں آگے نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد جب ہم ایک بہت گھنی جھاڑی میں سے گذر رہے تھے تھک جانے کی باری میری تھی میں واقعی تھک گیا اور مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میرے بدن کا ہر حصہ چیونٹیوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ میں نہیں جان سکا کہ چیونٹیوں نے میرے بدن کو کس طرح گھیر لیا۔ میں سائیکل سے نیچے اترا اور ان چیونٹیوں سے جان چھڑانے کی کوشش کی اور پھر سائیکل پر سوار ہو کر جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا آگے چل دیا۔ جب ہم لیگون سے خاصے آگے نکل گئے تو ہم نے دیکھا کہ راستہ بہت تنگ ہے۔ ہم نے اپنی سائیکلوں کو ایک درخت کے قریب کھڑا کر دیا۔ کچھ دیر کے لئے ہمارے پاؤں یوں لگتا تھا کہ جھاڑیوں کی جڑوں سے لپٹے ہوئے ہیں بعض درخت وہاں اکھڑ کر گرے ہوئے تھے اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ وہاں کچھ چھوٹی چھوٹی کشتیاں موجود ہیں۔ ان میں سے دو کشتیوں نے ہمیں اس راستے سے گذارنے کی حامی بھرلی۔ ہم نے اس موقعہ پر ایک گرج دار آواز سنی۔ مسٹر سینا لو نے مجھے بتایا کہ یہ آواز سمندر کی لہروں کی ہے۔ اور اب ہم جلد ہی اڈاڈو کی زمین پر پہنچ جائیں گے۔ سورج کے غروب ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ہم واقعی اڈاڈو کے قریب پہنچ گئے ہیں اور وہاں ریت پر سے آہستہ آہستہ گذر رہے ہیں۔ ہم بجائے اس کے کہ اس گھر میں جائیں جہاں ہم نے قیام کرنا تھا۔ ہم سیدھے فضل عمر احمدیہ سکول چلے گئے۔ یہ عمارت سیمنٹ سے بنی ہوئی ہے اور یہاں پر پھولوں کے پودے بکثرت موجود ہیں۔ یہ سکول دراصل مسٹر سینا لو کی ٹھیکہ داری میں بنا تھا اور اسے سارا سامان لیگوس سے لانا پڑتا تھا۔ لیگوس سے یہاں تک کے راستے کے متعلق تو آپ کو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ یہ کیسا ہے۔ جہاں تک سیمنٹ کے بلاکس کا تعلق ہے وہ یہاں سے تین میل کے فاصلے پر بنائے گئے تھے انہیں باقاعدہ محکمہ تعلیم کی شرائط کے مطابق بنایا جاتا تھا۔ اور وہاں سے اڈاڈو لائے جاتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ نو سو کی تعداد میں بلاک ابھی وہاں موجود تھے۔ سکول میں کچھ وقت گذارنے کے بعد ہم اس گھر میں آ گئے جہاں ہمیں رات گذارنی تھی۔ مسٹر سینا لو نے اپنے آپ کو گھر کے باہر ریت کے اوپر لٹا لیا اور وہیں سونے کا ارادہ کر لیا۔ مسٹر حمزہ اکونو ایک چٹائی پر لیٹ گئے اور میں ایک کینوس کی کرسی پر۔ گاؤں کے کونسلر سے ہم رات گیارہ بجے تک گفتگو کرتے رہے۔ ان کے ساتھ ہی گاؤں کے دیگر افراد بھی ہمارے ساتھ بیٹھے رہے۔ صبح فجر کے بعد تک ہم نے اپنی واپسی کی تیاری کر لی۔ اور اڈاڈو گاؤں سے جو تین میل کے فاصلے پر ہے وہاں پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے اس علاقے کے مختلف حصے دیکھے۔ یہیں پر ہمارے اڈاڈو سکول کے لئے تیار کئے گئے سیمنٹ کے نو سو بلاک رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے یہاں عیسائیوں کا مشن سکول بھی دیکھا جب ہم واپس اڈاڈو پہنچے تو چھ گاؤں کے نمائندے وہاں موجود پائے۔ جو سکول میں ہمارا انتظار کر رہے تھے۔

وہاں پر ایک جلسہ کیا گیا۔ تلاوت کلام الٰہی کے بعد الفا ایچ۔ زیڈ۔ اکونو مسٹر سنیالو اور خاکسار نے مختصر تقریریں کیں اور اپنی ان تقاریر میں حصول تعلیم کی اہمیت کا ذکر کیا اور حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ اس سلسلے میں انکی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ایک بجے کے قریب ہم کشتی لینے کے لئے روانہ ہوئے اور پھر ہم نے انہی راستوں سے سفر کیا۔ جنہیں تلاش کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ جھاڑیوں میں سے گزرتا ہے۔ ہم اپنی سائیکلوں کو بحفاظت لئے ساڑھے پانچ بجے ایلے پہنچے اور اس کا کچھ رستہ ہمیں پیدل بھی طے کرنا پڑا۔ یہ راستہ طے کرنے کے بعد بعد ہمیں پتہ چلا کہ اجیبو اوڈے سے نہ کوئی ہمیں بس ملے گی نہ لاری۔ البتہ ایک ٹرک ڈرائیور نے جس کے ٹرک میں سامان خورد و نوش بھرا ہوا تھا ہمیں لیگوس پہنچانے کی حامی بھرلی۔ چنانچہ رات کے بارہ بجے ہم واپس پہنچے۔ اور یہاں ہمارے اس سفر کی روداد ختم ہوتی ہے۔ جو ہم نے اڈاڈو سکول کے معائنے کے لئے اختیار کیا تھا۔

کشمیر کاز

الفضل 2- جولائی 1931ء کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا۔

مجھے جو اطلاعات کشمیر سے آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں سینکڑوں آدمی اس امر کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں کہ اپنی جان اور مال کو قربان کر کے مسلمانوں کو اس ذلت سے بچائیں جس میں وہ اس وقت مبتلا ہیں۔ اور کشمیر والوں نے ایک انجمن سات آدمیوں کی ایسی بنائی ہے جس کے ہاتھ میں سب کام دے دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انجمن اپنے میں سے کسی کو یا اپنے حلقہ سے باہر کسی شخص کو نمائندہ مقرر کر کے بھیج دے۔ اسی طرح گاؤں کے علاقوں سے بھی نمائندے بلوائے جا سکتے ہیں۔ اگر ریاست کشمیر کی طرف سے روک کا احتمال ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان نمائندوں کا علم بھی کسی کو نہ دیا جائے۔ لیکن اگر بہ فرضِ محال ہم کشمیر سے نمائندے طلب نہ بھی کر سکیں تو پھر ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ایک دو معتبر آدمیوں کو اپنی طرف سے کشمیر بھجوا دیں وہ بہت معروف نہ ہوں اور نہ ان کے نام شائع کئے جائیں۔ کشمیر پہنچ کر وہ کشمیر کی انجمن اور دوسرے علاقوں کے سربر آوردہ لوگوں سے مشورہ کر کے ان کے خیالات کو نوٹ کر کے لے آئیں اور کانفرنس میں ان سے فائدہ اٹھا لیا جائے۔

بہر حال کشمیر کے حقیقی مطالبات کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ مختلف علاقوں میں مختلف طور سے ظلم ہو رہا ہے۔ اور ہم دور بیٹھے اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے لیکن باوجود اس کے میرا یہ مطلب نہیں کہ اگر کشمیر کے نمائندے نہ آسکیں تو ہم کوئی کام ہی نہ کریں۔ اگر ان سب تجاویز میں سے کسی پر بھی عمل نہ ہو تو بھی ہمیں کانفرنس کرنی چاہئے جو باشندگان کشمیر۔ کشمیر سے باہر ہیں وہ کم کشمیری نہیں ہیں۔ ہم ان کی مدد سے جس حد تک عمل ممکن ہو سکے اپنی سکیم تیار کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے یہ کانفرنس تمام فرقوں اور تمام اقوام کی نمائندہ کانفرنس ہو۔ تاکہ متفقہ کوشش سے کشمیر کے سوال کو حل کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس غرض کے لئے ان مسلمانوں کو بھی ضرور دعوت دینی چاہئے جو کانگرس سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ لوگ اس کام میں دوسرے مسلمانوں سے پیچھے رہیں گے۔

"سیاست کے مضمون نگار صاحب نے ایک پبلسٹی کمیٹی کشمیر کے قیام کی بھی تجویز کی ہے۔ میں اس سے بالکل متفق ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بارہ میں میں کشمیر کے دوستوں کو پہلے سے لکھ چکا ہوں کہ کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کو کامیاب کرنے کے لئے ہندوستان اور اس کے باہر بھی پراپیگنڈہ کی ضرورت ہو گی۔ اور میں اس کام میں سے یہ حصہ اپنے ذمہ لیتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے ممبروں اور گورنمنٹ ہند کو کشمیر کے مسلمانوں کے حالات سے آگاہ کرتا رہوں۔ اس کے جواب میں مجھے یہ اطلاع بھی آگئی ہے کہ وہاں بعض دوست ایسے جمع کرنے میں مشغول ہیں جن سے ان مظالم کی نوعیت ظاہر ہو گی جو اس وقت کشمیر کے مسلمانوں پر روا رکھے جاتے ہیں۔ اس فہرست کے آتے ہی میں ایک اشتہار میں اس کا مناسب حصہ درج کر کے پارلیمنٹ کے ممبروں

باقی صفحہ 6 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر یلسن علیل ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن علیل ہو کر ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل ایک بار صدر یلسن کو دل کا دورہ پڑا تھا جس کے بعد ان کو چند روز ہسپتال میں گذارنے پڑے تھے۔ اب جب وہ بیمار ہوئے ہیں تو ان کے دل کے دورے سے روس سمیت پوری دنیا میں قیاس آرائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ صدر یلسن کی جگہ کسی اور کو سامنے لایا جائے گا' تاہم ایک سینئر روسی عہدیدار نے گذشتہ روز یلسن کی عیادت کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اس امکان کو مسترد کر دیا کہ کسی اور شخص کو صدر کے اختیارات سونپے جائیں گے۔ دریں اثناء یلسن کی بیماری دل نے منگل کے روز ہونے والی سربراہ ملاقات میں جس میں بوسنیائی' کروشیائی اور سربیائی صدور اور خود یلسن شامل ہیں کو مشکوک بنا دیا ہے۔

○○○

فلسطین کی خود مختاری کے سمجھوتے کی خلاف ورزی

اسرائیل کے وزیر اقتصادیات نے اپنے ملک پر الزام عائد کیا ہے کہ ان کا ملک فلسطین کے خود مختاری والے علاقے کے ساتھ واقع سڑکوں کو تباہ اور انہیں جنگی دہانے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ اس وزیر نے کہا کہ یہ سمجھوتے کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور خدشہ ہے کہ اس طرح کے اقدامات سے سمجھوتے کا مستقل خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ اسرائیلی وزیر نے کہا کہ ان سڑکوں کو سرحد نہیں بنایا جا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آئندہ مذاکرات میں ان سڑکوں کو فلسطینی خود مختار ریاست کا حصہ بنا دیا جائے۔ واضح رہے کہ یہ اسرائیلی وزیر فلسطینی مذاکراتی ٹیم کے ساتھ مذاکرات میں حصہ لینے والی اسرائیلی ٹیم کا سربراہ ہے۔

ادھر یہ خبر ملی ہے کہ اسرائیلی پولیس نے مغربی کنارے کے شہر بیت اللحم کے قریب ایک پہاڑی پر قائم یہودی آباد کاروں کے ایک غیر قانونی کیمپ کو منہدم کر دیا ہے گذشتہ روز پولیس نے اس کارروائی کے دوران 70 افراد کو گرفتار بھی کر لیا۔ یہ شہر مغربی کنارے کے 6 شہروں میں سے ایک ہے جن میں سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کا معاہدہ ہو چکا ہے۔

○○○

چھوٹے سے مندر میں ایک ہزار ایک سو شادیاں

بھارت کی جنوبی ریاست تامل ناڈو میں گذشتہ روز چمبرم کے ایک قصبہ میں چھوٹے سے مندر میں ایک ہزار ایک سو جوڑوں کی اجتماعی شادی ہوئی۔ اس کا اہتمام حکمران (اے آئی اے بی این) نے کیا تھا اور اس کے تمام اخراجات اس نے اٹھائے تھے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ جے لیتا کے لے پالک بیٹے کی شادی پر پچیس ملین ڈالر کی جو بھاری رقم خرچ کی گئی تھی اس پر سخت نکتہ چینی کا اثر ختم کرنے کے لئے اس اجتماعی شادی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ان جوڑوں میں زیادہ تر کا تعلق نچلی ذات کے غریب طبقے سے تھا اور ان کا انتخاب حکمران پارٹی کے اہلکار نے بڑی دیکھ بھال کے بعد کیا تھا ہر جوڑے کو شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے لئے بنیادی ضرورتوں کا سامان دیا گیا جس میں ایک پلنگ' نئے کپڑے' کھانے کھانا پکانے کے برتن اور ایک سونے کا ہار شامل تھا۔

○○○

سائنسدانوں کی پیشگوئی

سائنسدانوں نے دنیا بھر میں آب و ہوا کے گرم تر ہونے کے سنگین نتائج کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ آب و ہوا بدلنے سے متعلق ورکنگ گروپ کے بارے میں بین الاقوامی پینل کی تیار کردہ ایک رپورٹ میں سائنسدانوں نے پیشن گوئی کی ہے کہ اگر عالمی سطح پر گرمی کے بڑھنے کو روکنے کے لئے کوششیں نہ کی گئیں تو آئندہ کئی ممالک کسی نہ کسی طرح متاثر ہوں گے۔ اور جو ملک نچلے ساحلی علاقوں اور جزیروں میں آباد ہیں بری طرح متاثر ہوں گے۔

○○○

براؤن ترمیم کی مخالفت

امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے رکن کانگریس فرینک فلیوئن اور 40 دیگر ارکان کانگریس نے ایوان نمائندگان اور سینٹ کی مشترکہ کمیٹی کی جانب سے براؤن ترمیم کی منظوری پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان ممبران نے مشترکہ کمیٹی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں بقول آل انڈیا ریڈیو کمیٹی کو اپنی منظوری واپس لینے پر زور دیا گیا ہے۔ ان ارکان نے کہا ہے کہ پاکستان کو اسلحہ کی

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل قادیان 18- اگست 1939ء

ہماری تاریخ

الفضل 18- اگست 1939ء کے مطابق 16- اگست کو دوپہر کے وقت نظارت ضیافت میں برادر محترم احمد آفندی مصری کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ جس میں ناظر صاحبان اور چند اور احباب کو مدعو کیا۔ کھانے کے بعد محترم جناب سید زین العابدین صاحب کی صدارت میں محترم جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے تقریر کی جس میں مہمان بھائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اس بات کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ لوگ دور دور سے یہاں آئیں گے۔ اب خدا کے فضل سے یہ بات ایک اور رنگ میں بھی پوری ہوئی ہے اور وہ یہ کہ پہلے تو دور دراز کے لوگ قادیان اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاروبار کو دیکھنے کے لئے آتے تھے اب دور دراز کے احمدی قادیان سے برکت حاصل کرنے اور حضرت امام جماعت الثانی سے اخلاص کا اظہار کرنے کے لئے آتے ہیں اور ہمارے بھائی احمد آفندی ایسے ہی ہیں جو مصر سے آئے ہیں مصر کی جماعت اس وقت اگرچہ چھوٹی سی جماعت ہے مگر اخلاص رکھتی ہے۔ باقاعدہ چندہ ادا کرتی اور سرگرمی سے دعوت الی اللہ میں مصروف رہتی ہے۔ مولوی محمد سلیم صاحب سابق مربی فلسطین کے متعلق مصر کی جماعت نے لکھا تھا کہ اگر انہیں یہاں بھیج دیا جائے۔ تو ان کا خرچ ہم ادا کریں گے۔ اور اب ہمارے ان مہمان صاحب نے گاڑی سے اترتے وقت مجھ سے سب سے پہلی جو بات کی وہ یہ تھی کہ میں اس لئے بھی یہاں آیا ہوں کہ مشن کے لئے کوئی مربی لے جاؤں۔ ہمارے مہمان بھی مخلص اور وہاں کی جماعت کے اخلاص کا نمونہ ہیں۔

اس کے جواب میں احمد آفندی صاحب نے پہلے انگریزی میں اور پھر عربی میں تقریر کی۔ اور آخر میں صاحب صدر نے دلچسپ اور موثر عربی میں تقریر فرمائی۔ جس میں اور باتوں کے علاوہ جماعت احمدیہ کی چشم دید ابتدائی حالت اور مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مصری بھائی کو تسلی دی کہ اگر مصر میں اس وقت جماعت احمدیہ ابتدائی حالت میں ہے تو کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ضرور کامیابی عطا کرے گا۔

بقیہ صفحہ 4

ساتھ محترم ڈاکٹر صاحب نے شہر کے متعدد معززین کو بھی مدعو کر لیا۔ اگرچہ علی الصبح کا وقت تھا لیکن کئی غیر از جماعت احباب حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملاقات کے شوق میں دعوت میں تشریف لائے۔ جماعت کے احمدی دوست اپنے آقا کی آمد کی خوشی میں ساری رات وہاں موجود رہے اور انتظامات میں مدد کرتے رہے۔ فجر کی عبادت کے تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب اپنے مصاحبین کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت صاحب نے اتنا بڑا انتظام دیکھ کر تعجب اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے تو اپنے پندرہ منٹ کا وعدہ پورا کر دکھایا مگر دعوت میں شریک غیر از جماعت معززین کے شوق کو دیکھ کر حضرت صاحب نے یہ ملاقات اور گفتگو نصف گھنٹہ تک جاری رکھی۔ ازاں بعد دعا کی گئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی احباب کی دلی دعاؤں کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوئے۔

(یہ مضمون ملک محمد عبد اللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ ہے)

بقیہ صفحہ 5

میں اور دوسرے سربر آوردہ لوگوں میں تقسیم کراؤں گا۔ اور گورنمنٹ ہند کو بھی توجہ دلاؤں گا۔

اس وقت غلامی کے خلاف سخت شور ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ کشمیر کی لاکھوں کی آبادی بلاقصور غلام بنا کر رکھی جائے آخر غلام اسی کو کہتے ہیں جسے روپیہ کے بدلہ میں فروخت کر دیا جائے۔ اور کیا یہ حق نہیں کہ کشمیر کو روپیہ کے بدلے میں حکومت ہند نے فروخت کر دیا تھا۔ پھر کیا ہمارا یہ مطالبہ درست نہیں کہ جبکہ انگریز عرب اور افریقہ کے غلاموں کے آزاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ان غلاموں کو بھی آزاد کرائیں۔ جن کی غلامی کا موجب وہ خود ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہر ایک دیانت دار آدمی اس معاملے میں ہمارے ساتھ ہو گا۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ خود مہاراجہ سر ہری کشن صاحب بھی۔ اگر ان کے سامنے سب حالات رکھے جائیں تو اس ظلم کی جو ان کے نام سے کیا جا رہا ہے اجازت نہ دیں گے اور مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دے کر اس فیڈریشن کے اثر کو مضبوط کریں گے جس کی وہ تائید کر رہے ہیں۔ ورنہ کشمیر جیسے غلام ملک اور آزاد ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام میں مہاراجہ صاحب خواہ کس قدر عقل مند ہوں یہ امید نہیں کر سکتے کہ ہم باشندگان ہندوستان اس امر کو پسند کریں گے کہ مہاراجہ صاحب خود ہی چار پانچ ممبر اپنی طرف سے مقرر کر کے بھجوا دیں۔ اور ہم لوگ ان کی رائے کو اہل کشمیر کی رائے قرار دے کر اس کو وہی عظمت دیں جو کئی لاکھ آبادی والے ملک کے نمائندوں کی رائے کو حاصل ہونا چاہئے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو!

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عبد النصیر جمال ابن عبد الوحید کراچی

وقار احمد ابن مختار احمد گھمن کوٹ کرم بخش
ضلع سیالکوٹ

ثوبیہ جاوید بنت شبیر احمد جاوید
دار العلوم غربی ربوہ

ملیحہ اعجاز بنت راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

جری احمد باجوہ ابن ظفر احمد باجوہ چک نمبر ۹۶
جڑانوالہ

طاہر احمد ابن حبیب اللہ کراچی

رملہ جاوید بنت شبیر احمد جاوید
دار العلوم غربی ربوہ

دانیال اعجاز راجہ ابن راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

خولہ بسالت بنت بشارت احمد کراچی

طاہر محمود ظفر ابن نور محمد ظفر کراچی

رضا علی ابن غلام علی خالد کوٹھڑہ منڈی
بہاؤ الدین

عارف احمد ابن مبشر احمد بھنڈاری
نارتھ کراچی

سنبل زاہد بنت رحمت اللہ زاہد نوشہرہ ورکاں
ضلع گوجرانوالہ

نصیر احمد ابن منیر احمد کراچی

سائرہ نسرین بنت بشیر احمد ملیر کراچی

ماجد احمد طاہر ابن عنایت اللہ بھٹی کراچی

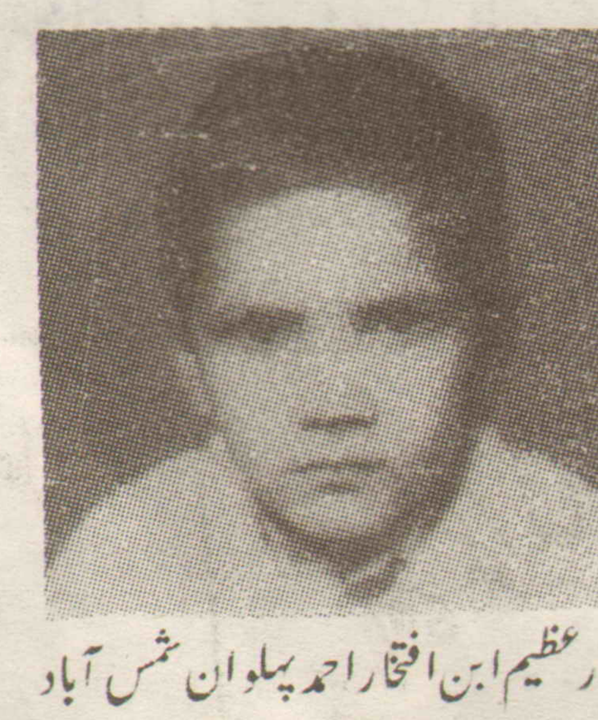
ابرار عظیم ابن افتخار احمد پہلوان شمس آباد
ضلع قصور

بقیہ صفحہ ۱

ہی اندر کسی خطرناک بدی کی تحریک ہو رہی ہے۔ اور پھر محسوس کرتا ہے کہ معاً دل میں رقت اور نیکی کی تحریک کا اثر پاتا ہے۔ یہ تحریکات نیک یا بد جو ہوتی ہیں بدوں کسی محرک کے تو ہو نہیں سکتی ہیں۔ پس یہ وہی بات ہے جو میں نے ابھی کہی ہے کہ انسان کے دل کی طرف ملائکہ اور شیاطین نظر رکھتے ہیں۔ پس ایمان بالملائکہ کی اصل غرض یہ ہے کہ ہر نیکی کی تحریک پر جو ملائکہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کبھی کسل و کاہلی سے کام نہ لے اور فوراً اس پر عمل کرے۔

(از خطبہ جنوری 1903ء)

بقیہ صفحہ 6

فراہمی سے جنوبی ایشیا میں نازک فوجی توازن کو زک پہنچے گی اور بھارت امریکہ تعلقات جن میں پیش رفت ہوئی ہے متاثر ہو سکتے ہیں۔ فرینک فیلوئن جو کانگریس بھارت کے امور سے متعلق کمیٹی کے سربراہ ہیں نے کہا ہے کہ پرسلر قانون ایٹمی عدم پھیلاؤ کی پالیسی کا اہم ستون ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کو ترک کرنے کی کسی بھی کوشش سے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے امریکی عزم پر سوالیہ نشان لگ سکتا ہے۔

ooo

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گرانی سے عوام کے نالاں ہونے کا خاص طور پر ذکر کیا انہوں نے کہا کہ پچھلے سال زر مبادلہ کے ذخائر میں بڑا اضافہ ہوا مگر حال ہی میں تنزلی کے آثار دیکھنے میں آئے جو قومی معیشت میں عدم توازن کے رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ بدعنوانی کا ہر سطح پر قلع قمع ہونا چاہئے۔ حکومت ان مفاد پرستوں کے دباؤ میں نہ آئے جنہیں ماضی میں ناجائز مراعات دی گئیں پاکستانی روپے کی قیمت میں استحکام کی ضرورت ہے۔ صارفین پر معاشی بوجھ کم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چند نکات کے سوا حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے منشور قریباً ایک جیسے ہیں۔ مسئلہ کشمیر' دفاع' نج کاری' پانی کی تقسیم اور استعمال اور عورتوں کی نمائندگی اور احتساب جیسے معاملات پر متفقہ قومی پالیسی کی ضرورت ہے۔ کراچی کے مسائل سلجھانے کے لئے ایم کیو ایم سے مذاکرات کا آغاز کیا گیا ہے۔ حکومت منصفانہ حل کی پابند ہے۔ لیکن دہشت گردی اور تشدد کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کشمیر حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ افغانستان کے حالات پر تشویش ہے۔ چین سے تعلقات مضبوط تر اور ایران اور ترکی کے ساتھ بہترین ہو گئے ہیں۔ مسلح افواج حکومت کی وفادار ہیں جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

○ حزب اختلاف نے صدر کے خطاب کا بائیکاٹ کر دیا۔ پارلیمنٹ میں نعرہ بازی کی گئی۔ سپیکر نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ جنرل مجید ملک' گوہر ایوب' ستار نیازی اور ایم حمزہ کھڑے ہو کر بولنے لگے تو مقتدر ارکان نے اپنے مائیکوں کی آوازیں اونچی کر دیں اور اپوزیشن کے مائیکروفون بند کر دیئے گئے۔

○ صدر کے پارلیمنٹ سے خطاب کے موقع پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس سخت حفاظتی اقدامات میں شروع ہوا۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے ارد گرد اور چھت پر جدید ہتھیاروں سے لیس پولیس والے چوکس کھڑے تھے۔ شاہراہ آئین وزیر اعظم ہاؤس سے پارلیمنٹ ہاؤس تک بند کر دی گئی تھی۔ صرف سیکیورٹی کارڈ رکھنے والے اور اراکین پارلیمنٹ کی گاڑیوں کو گذرنے دیا گیا۔

پہلی بار وی آئی پی کے دو اقسام اور وی آئی پی کے چار اقسام کے کارڈ جاری کئے گئے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں سینٹ کے چیئرمین اور چیف آف آرمی سٹاف موجود نہ تھے ان کی نمائندگی بالترتیب سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین اور جنرل ہمایوں بنگش نے کی۔

○ پٹرول کے نرخ بڑھنے سے درآمدات کھانے پینے کی اشیاء اور کرایوں میں 20 فیصد تک اضافہ ہو جائے گا۔ ڈالر کی قیمت میں 2 روپے 40 پیسے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب ڈالر 36 روپے کا ہو گیا ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے پاکستان میں تیل کے نرخ بڑھنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ منی بجٹ کی بنیاد پر حکومت کے خلاف سیاسی محاذ آرائی بڑھ جائے گی۔ افراط زر کی شرح میں اضافہ ہر شعبہ زندگی کو متاثر کرے گا۔ عام آدمی سب سے زیادہ متاثر ہو گا۔

○ سپریم کورٹ نے بجلی کے بلوں میں اضافہ کے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف حکم امتناعی جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ہائی کورٹ 5 نومبر سے اس کیس کی روزانہ سماعت کرے گی۔ اس لئے حکم امتناعی دینا مناسب نہیں اس پر واپڈا کے وکلاء نے اپنی درخواست واپس لے لی۔

○ کراچی میں یوم احتجاج کے موقع پر عام تجارتی مراکز بند اور ٹریفک معطل رہی۔ سرکاری نیم سرکاری اور نجی دفاتر میں حاضری کم رہی۔ تعلیمی ادارے بند رہے۔ اساتذہ بھی نہیں آئے۔ سڑکوں پر اکا دکا پرائیویٹ گاڑیاں چلتی رہیں۔ پاکستان ٹی وی نے خبر دی ہے کہ کراچی کے ضلع وسطی اور شرقی کے علاوہ ہڑتال پر کوئی ردعمل دیکھنے میں نہیں آیا۔ مختلف بازاوں' منڈیوں اور دفاتر میں کام جاری رہا۔ تاہم ضلع وسطی اور شرقی میں بازار اور دکانیں بند رہیں۔

○ کراچی میں شرپسندوں نے گلبرگ تھانے پر دو فائر کریکر پھینکے جس سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ نیو کراچی سیکٹر سے بوری میں بند ایک نوجوان کی نعش برآمد ہوئی۔

○ حیدر آباد اور لطیف آباد میں پولیس چوکیوں پر کریکروں سے حملے کئے گئے اور فائرنگ ہوئی۔ ہفتہ کی رات کو شروع ہونے والی فائرنگ صبح تک شدت اختیار کر گئی۔ اور کریکروں کے دھماکے شروع ہو گئے۔ لطیف آباد میں کریکروں اور فائرنگ سے ایک پولیس اہلکار سمیت 3 راہ گیر زخمی ہو گئے۔ جبکہ پولیس اور مسلح افراد کے درمیان جھڑپوں میں چار افراد زخمی ہو گئے۔

○ ٹرانسپورٹروں نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے ایک دن کے اندر اندر کرائے نہ بڑھائے تو ٹرانسپورٹر خود بڑھالیں گے۔

○ چاروں صوبوں میں پانی کی تقسیم کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ دریائے سندھ سے پنجاب کو 55%' سندھ کو 48%' سرحد کو 8% اور بلوچستان کو 3% پانی ملے گا۔

○ وفاقی سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ مسٹر خالد جاوید کو واپڈا کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ جوائنٹ سیکرٹری طارق سلطان کو تبدیل کر کے زرعی ترقیاتی بینک کا چیئرمین لگا دیا گیا ہے۔

○ آئی جی پنجاب نے 28 تھانوں اور چار چوکیوں کے انچارج تبدیل کر دیئے ہیں۔

○ آذربائی جان میں ریلوے سرنگ میں ہولناک آتشزدگی سے 400- افراد ہلاک ہو گئے۔ آگ ٹرین کی آخری دو بوگیوں میں لگی۔ دروازے نہ کھل سکے تو مسافروں نے کھڑکیاں توڑ دیں۔ سینکڑوں مسافر دم گھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پارلیمنٹ کے اجلاس کے بائیکاٹ کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانونی آئینی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ نئے رولز آف گیم بنائے جائیں پھر الیکشن کرائے جائیں۔ جس کو مینڈیٹ ملے اس کو پوری مدت تک حکومت کرنے کا موقع ملنا چاہئے اپوزیشن نے حکومت کو نو نکاتی آئینی پیکیج دیا ہے۔ جس پر حکومت سے بات چیت ہو سکتی ہے۔ ہم اس کے لئے کسی کے دربار میں حاضر نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ قوم جو کچھ چاہتی ہے وہی ہو گا۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ صدر غیر جانبدار نہیں ہیں۔ صدر اپوزیشن کے ساتھ مفاہمت کے بیانات دیتے ہیں تو ان کو پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔

○ واپڈا کے سابق چیئرمین مسٹر شمس الملک کو فلڈ کمیشن کا چیئرمین بنایا گیا ہے لیکن انہوں نے یہ عہدہ سنبھالنے سے انکار کر دیا ہے۔ واپڈا کے دیگر افسروں کی برطرفی پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

○ موچی دروازہ لاہور میں سنی کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں غلبہ اسلام کے لئے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ یہ کنونشن جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم قومی حکومت پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ محاذ آرائی حکومت کی طرف سے نہیں ہو رہی۔ اپوزیشن سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں۔ اپوزیشن جمہوریت کی تائید کر رہی ہے ہم بھی ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں۔ انہوں نے صدر کے خطاب کے بعد دیئے گئے استقبالیہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ صدر کی تقریر بہت اچھی تھی۔ لیکن اپوزیشن کا واک آؤٹ افسوس ناک ہے۔

○ گھی کی قیمت پونے چار روپے فی کلو بڑھ گئی ہے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابین رافیل اسلام آباد پہنچ گئی ہیں۔ وہ حکومت سے افغانستان سمیت علاقائی امور پر بات چیت کریں گی۔

○ وزیر بجلی و پانی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ابھی حکومت نے بجلی کے بلوں پر ایڈیشنل سرچارج واپس لینے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ افغان حکومت اور طالبان کے درمیان کابل کے قریب اہم فوجی درے پر شدید لڑائی ہوئی۔ کابل کے ہوائی اڈے پر بمباری کے بعد تمام پروازیں معطل کر دی گئی ہیں۔ اب ہوائی جہاز جگران کے اڈے سے پروازیں کر رہے ہیں۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم • لیکوریا • ایام کی بیقاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: 254634

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
فون: 487
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

نور کاجل 8/- | نور ابٹنہ 15/- | نور آملہ 15/- | خورشید ہیئر آئل 60/- | تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون: 04524-211538